کفار و مشرکین شیعہ غیر مقلدین مغرب زدہ مسلمان اور جاہل
طبقہ کے اسلام پر اعتراضات و شبہات پر عقلی و نقلی جامع دلچسپ

جوابات

مسمیٰ بہ

اشرف الجواب

اُردو عکسی مکمل

منتخب از خطبات

تالیف

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا شاہ اشرف علی تھانوی قدس سرہ

اضافات

حضرت مولانا مفتی محمد ظفیر الدین صاحب مفتی دار العلوم دیوبند

باہتمام

وقار علی ابن مختار علی

ناشر

مکتبہ تھانوی دیوبند ضلع سہارنپور

اشرف الجواب

اردو عکسی مکمل

تصنیف — حضرت مولانا شاہ اشرف علی تھانویؒ
اضافات — حضرت مولانا مفتی ظفیر الدین مفتی دار العلوم دیوبند
طابع — وقار علی ابن مختار علی
مطبع — تھانوی آفسیٹ پرنٹرس
ناشر — مکتبہ تھانوی دیوبند ضلع سہارنپور
کاتب — قمر الدین اعظمی
صفحات — ۶۲۴
سن طباعت عکسی ایڈیشن — اپریل ۱۹۹۰ء

ناشر

مکتبہ تھانوی دیوبند یوپی

فہرست مضامین حصہ اول

اسلام پر کیے گئے شبہات واعتراضات کے مدلل ومکمل جوابات

عقل ونقل کی روشنی میں

از: محمد ظفیر الدین مفتی دار العلوم دیوبند

دار العلوم دیوبند انگریزی دور حکومت کا سب سے پہلا اسلامی مدرسہ ہے، جو حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کی تحریک اور حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کے مشورہ اور مقامی علماء کے تعاون سے قائم ہوا، اس نے اپنی بے سروسامانی کے باوجود برصغیر میں جو تعلیمی اور علمی ودینی انجام دی، وہ ہندوستان کی تاریخ کا نمایاں باب ہے، یہاں سے ہزاروں علماء وصلحاء اور اولیاء اللہ پیدا ہوئے، جنھوں نے ملک وملت کی بیش بہا خدمات انجام دی، اور ان کے فیوض وبرکات سے لاکھوں مسلمانوں نے ایمان و ایقان کی لذت پائی، اور تعلیمات نبوی کی اشاعت وترویج میں امتیازی رول ادا کیا، اور آج بھی دار العلوم دیوبند اپنی اسی پرانی شاہراہ پر گامزن ہے۔ اور کتاب وسنت کی تعلیم میں مشغول ہے۔

ممتاز فرزندانِ دار العلوم دیوبند کے انہی گنے چنے علماء میں حکیم الامت مجدد الملۃ حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی ذاتِ اقدس بھی ہے، جو بلاشبہ اپنے دور کے امیر قافلہ تھے، اور جنھوں نے ایسے تجدیدی کارنامے انجام دیئے، جن سے ملت اسلامیہ کا مستقبل روشن ہوگیا، اور بدعات وخرافات کے بادل چھٹ گئے۔

آپ کی ایک ہزار سے زیادہ تصنیفات وتالیفات اور مواعظ مطبوعہ شکل میں اب بھی موجود ہیں۔ جن کے نور سے مسلمانوں کے دل منور ہیں۔ اور گم گشتہ راہ لوگ، اسلام کی شاہراہ پانے میں کامیاب ہیں

حکیم الامت حضرت تھانویؒ نے انگریزی دورِ حکومت میں ان تمام شبہات واعتراضات پر گہری نظر رکھی، جو مخالفین اسلام کی طرف سے پیدا ہوتے رہے، یا پیش کیے جاتے رہے، اور پھر ان تمام کا معقول مدلل ومکمل جواب لکھا اور اپنے مواعظ میں بیان فرمایا، جس کی برکت سے دشمنانِ اسلام کے سارے الزامات وشبہات اور اعتراضات ختم ہوگئے اور مسلمانوں کا ذہن وفکر اسلامی تعلیمات کے سلسلہ میں مطمئن اور پرسکون ہوگیا

منزہ نہ تھے۔ جنگ اُحد میں کفار کے ہاتھ سے آپ زخمی ہوئے، یہود نے آپ پر سحر کیا۔ اور اس کا اثر ہو گیا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام سے آپؐ نے درخواست کی کہ مجھے اپنی اصلی صورت میں دکھاؤ جب وہ اپنی اصلی صورت میں ظاہر ہوئے۔ تو آپؐ بے ہوش ہو گئے۔ (وعظ تحصیل المرام صہ۱۱)

(۱۰) جانوروں وغیرہ کو منحوس سمجھنا سب واہیات ہے

ایک بار عرض کیا گیا کہ لوگ جو بعض گھوڑوں وغیرہ کو منحوس سمجھتے ہیں۔ اس کی بھی کوئی اصل ہے۔ فرمایا کہ جی نہیں۔ سب واہیات ہے اس پر تو میں ایک مثال دیا کرتا ہوں کہ کسی حبشی کو راہ میں ایک آئینہ پڑا ہوا ملا اٹھا کر دیکھا تو اپنی ہی صورت نظر پڑی اور اس آئینہ کا قصور سمجھا۔ اسی طرح ہم لوگوں کو اپنے عیوب دوسروں میں نظر آتے ہیں مصیبت تو آتی ہے اپنے معاصی کی نحوست سے اور اسکو منسوب کر دیتے ہیں بے گناہ جانور کی طرف کہ فلاں گھوڑا ایسا منحوس آیا۔ یا فلاں جانور فلاں وقت بول دیا اس لئے کام نہ ہوا اس پر عرض کیا گیا کہ حدیث شریف میں ہے کہ جب کوئی شگون بد دل میں کھٹکے تو فلاں دعا پڑھے، اس سے شبہ ہوتا ہے کہ جب اس میں کچھ اثر ہو۔ اور اس کے ازالہ کے لئے یہ دعا بتلائی گئی ہو فرمایا کہ یہ محض رفع تردد اور حصول اطمینان کے لئے ہے، اور اس سے کسی اثر کا اثبات لازم نہیں آتا۔ فال نیک لینے کی جو اجازت ہے اس کی بابت استفسار کیا گیا۔ فرمایا کہ وہ بھی موثر نہیں بلکہ فال نیک کا حاصل صرف یہ ہے کہ کوئی اچھی چیز پیش آئی اس کی بنا پر اللہ تعالیٰ کے ساتھ گمان نیک رکھا کہ انشاء اللہ تعالیٰ میرا کام ہو جاویگا اور فال بد کو اگر اسی درجہ میں سمجھے تو اس کا حاصل یہ ہوگا کہ خدا تعالیٰ پر بدگمانی رکھے اور اللہ تعالیٰ پر گمان نیک رکھنا بہت اچھا ہے اور بدگمانی ناجائز ہے۔ اس لئے فال نیک کی اجازت ہوئی اور فال بد کی ممانعت۔ (مجاولت معدلت دعوات عبدیت حصہ سوم صہ۴)

(۱۱) اصطلاح صوفیہ میں کافر سے مراد فانی ہے

علماء ظاہر تو امکان کذب ہی میں آج تک لڑ رہے ہیں اس میں تو وقوع کذب لازم آگیا اس کا جواب یہ ہے کہ نہیں کذب نہیں کیونکہ کافر باصطلاح صوفیہ بمعنیٰ فانی ہے۔ خسرو فرماتے ہیں ؎

کافر عشقم مسلمانی مرا درکار نیست — ہر رگ من تار گشتہ حاجت زنار نیست

اے فانی عشقم۔ تو اس غیبی آواز کا مطلب یہ ہوا کہ جو چاہے عمل کر تو فانی ہو کر مرے گا، اب یہ کلام ایسا ہو گیا ہے جیسا کہ حدیث میں آیا ہے لعل اللہ اطلع الی اهل بدر فقال اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم اور صوفیہ نے یہ اصطلاح لغت سے لی ہے کیونکہ لغت میں کفر بمعنی ستر (چھپانا) ہے اور فانی بمعنی اپنی ہستی کا ساتر ہے صوفیہ کی اصطلاحات کہیں لغت سے ماخوذ ہیں کہیں عرف عام سے۔ کہیں فلسفہ سے، کہیں علم کلام سے۔ کہیں کسی اور فن سے۔ اور یہ خلط مبحث انھوں نے اس لئے کیا ہے تاکہ اس پر پردہ پڑا رہے۔ بل تک نہ پہونچ جائیں ؎

بامدعی مگوئید اسرار عشق و مستی — بگذار تا بمیرد در رنج خود پرستی

اسی لئے ان علوم و اسرار کو برسر ممبر بیان کرنیکی ممانعت ہے یعنی بلا ضرورت بیان نہ کرے اور میں اس وقت ضرورت سے بیان کر رہا ہوں۔ غرض یہ غیبی صدا صوفیہ کی اصطلاح میں تھی علم اصطلاح میں نہ تھی۔ اور یہ عنوان مزاح کے لئے اختیار کیا گیا۔ تاکہ ذرا تھوڑی دیر کو عاشق پریشان ہو جائے۔

مزاح حدیث میں اور مزاح حدیث سے ثابت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بعض دفعہ مزاح فرمایا ہے۔ چنانچہ ایک بڑھیا نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دعا کی درخواست کی کہ اے اللہ تعالیٰ مجھے جنت میں پہنچا دے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لَا تَدْخُلُ الْعَجُوْزُ الْجَنَّةَ کہ بوڑھی عورت جنت میں نہ جائے گی۔ وہ رونے لگی تب آپ نے یہ آیت پڑھی اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا عُرُبًا اَتْرَابًا لِاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ۔ مطلب یہ تھا کہ بوڑھی عورت بڑھیا ہو کر جنت میں نہ جائے گی بلکہ جوان ہو کر جائے گی۔ ایک بار حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے ایک مسئلہ کے متعلق بار بار سوال کیا۔ آپؐ نے ہر دفعہ جواب دیا پھر اخیر میں فرمایا۔ وَاِنْ رَغِمَ اَنْفُ اَبِیْ ذَرٍّ کہ ہاں یہی جواب ہے اگرچہ ابوذر کی ناک رگڑ جائے یہ مزاح ہی تو تھا۔ گو برنگ عتاب تھا مگر عاشق کو ایسا لطف آتا ہے کہ حضرت ابوذر جب اس حدیث کو بیان فرماتے تو اخیر میں یہ بھی کہتے وان رغم انف ابی ذرؓ۔ وان رغم انف ابی ذرؓ کیونکہ ان کو اس میں حظ آتا تھا۔

ایک واقعہ حضرت شیخ ابو المعالی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مرید حج کو گیا۔ تو آپ نے اس کے ہاتھ روضۂ اقدس پر سلام بھیجا جب مرید نے شیخ کا سلام پہونچایا تو روضۂ اقدس سے

لہ مزہ۔